بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۵ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ یکم نبوت ۱۳۵۳ہش ۔ یکم نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۰

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ یکم نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آپ سب بہنوں اور بھائیوں کے لئے جن کے خطوط آتے ہیں باقاعدگی سے دعائیں کر رہی ہیں تاہم ناسازیٔ طبع کے باعث جواب تحریر کرنے سے قاصر ہیں۔ احباب آپ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں خطرات کے باوجود عدیم المثال استقلال کا مظاہرہ کیا

## آپؐ کا زمانۂ دراز تک ثابت قدمی سے تلخیاں برداشت کرتے چلے جانا آپؐ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے

"خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعویٰ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلّی مایوس کرتے تھے، اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم میں بھی نہیں گزرتا تھا بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے از دست اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا لیا۔ وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکّار کا کام نہیں۔ ... اور پھر صاف گوئی اس قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا۔ جو اپنے اور خویش تھے ان کو بُت پرستی سے منع کر کے سب سے پہلے دشمن بنایا۔ ... اب جائے انصاف ہے کہ کیا دنیا حاصل کرنے کی یہی تدبیر تھی؟"

(براہینِ احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۶ و صفحہ ۱۱۷)

## ایک مخصوص نقطۂ نگاہ

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۵ ردسمبر ۱۹۲۴ء میں فرمایا:-

"ہمیں اس نقطۂ نگاہ سے اپنی قربانیوں کو نہیں دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں ان قربانیوں سے اپنی زندگیوں میں کیا فائدہ ہوگا بلکہ ہمیں اس نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے کہ میں احمدیت کا فرد ہوں اور اگر مجھے عید کا دن دیکھنا نصیب نہ ہوا لیکن میری قوم نے دیکھ لیا تو وہ عید گویا مجھے ہی مل گئی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے احمدیت کے لئے اپنی جان دی۔ ان کی شہادت ۱۹۰۳ء میں ہوئی ان کے بھی اس وقت بچے تھے بلکہ کئی بچے بعد میں بالغ ہوئے بلکہ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو ان کا ایک بچہ ان کی شہادت کے بعد پیدا ہوا۔ پس کیا اس وقت ان کے سامنے ان کے بچے نہیں تھے یا ان کی بیوی نہیں تھی۔ تھے مگر وہ جانتے تھے کہ میں جب تک احمدیت میں شامل نہیں ہوا تھا ایک فرد تھا مگر احمدیت میں شامل ہونے کے بعد اب میں احمدیت کی انگلی یا اس کا ہاتھ بن گیا ہوں۔ پس آدمی ہونے کے لحاظ سے میری زندگی اور قسم کی تھی مگر احمدیت کا ایک عضو ہونے کے لحاظ سے اب میری زندگی اور رنگ کی ہے۔ اب میں دوسرے درجہ پر ہوں اور احمدیت پہلے درجہ پر۔ اور جس طرح جسم کو بچانے کے لئے کسی عضو کے کٹ جانے کی کوئی پروا نہیں کی جاتی اسی طرح احمدیت کی عزت بچانے کے لئے اگر میری جان چلی جاتی ہے تو وہ بے حقیقت شے ہے چنانچہ انہوں نے احمدیت کی عزت قائم رکھی اور خود شہید ہو گئے۔ اگر خدانخواستہ وہ اس وقت ثبات قائم نہ رکھ سکتے اور احمدیت سے انکار کر دیتے تو گو ان کی جان بچ جاتی مگر لاکھوں انسانوں کی نظر میں احمدیت کی وقعت کم ہو جاتی۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۱۹۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نبوت ۱۳۵۳ھش

# اِصلاحِ معاشرہ کے ضمن میں اہم ترین سوال

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور بابت ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۴ء کی "اشاعت ملی" میں ملک امجد حسین صاحب ایڈووکیٹ کا ایک فکر انگیز مضمون بعنوان "اسلام میں معاشرہ کا تصوّر" شائع ہُوا ہے۔ اس میں انہوں نے اسلامی معاشرہ کے بنیادی اصولوں اور اسکی انقلاب انگیز کیفیات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اِس طرح واضح کیا ہے کہ آج دنیا میں جو معاشرتی فسادِ عظیم برپا ہے وہ حقیقی اسلامی معاشرہ کے قیام سے ہی دُور ہو سکتا ہے۔ جہاں تک اسلام کے پیش کردہ عدیم النظیر اور انتہائی حسین و جمیل معاشرتی اصولوں کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں:۔

"یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ اسلام نے دُنیا کو ضابطۂ حیات دیا اور جب قرآنِ حکیم نے دین کو مکمل اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم المرسلین کے لقب سے نوازا تو اس کا صاف اور غیر مبہم مدعا یہی ٹھہرا کہ انسانیت کے شرف کو بلند کرنے اور معاشرہ کو صالح و پاکیزہ رکھنے کے لئے جن قواعد و ضوابط کی ضرورت ہے وہ اس کتابِ عظیم کے ہر لفظ اور سطر اور نبی آخر الزمان صلعم کی زندگی کے ہر گوشہ میں پرو دیئے گئے ہیں۔ یہ شرف صرف دینِ اسلام کو حاصل ہُوا ہے کہ اُس نے دُنیا کے اقتصادی، اخلاقی اور سیاسی ڈھانچہ میں حیرت انگیز و انقلاب آفریں تبدیلیاں کیں کہ روم، مصر، اور یونان کی ہزار سالہ قدیم تہذیب و تمدن، اصول و نظریہ اور تدبیر و فراست کے بُت پاش پاش ہوگئے۔ اس نے انسانیت و آدمیت کو افراط و تفریط کی بھول بھلیوں سے نکال کر اعتدال و توازن کی ایسی شاہراہ پر ڈال دیا کہ برکت و سکون، راحت و اطمینان، ترقی و معراج کی منزلیں نزدیک سے نزدیک تر ہوگئیں۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں اسلام کے معاشرتی اصولوں کی جس فضیلت اور عدیم النظیر افادیت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے کسی کو بھی مجالِ انکار نہیں ہو سکتا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کے معترف ہیں۔ تاہم ملک امجد حسین صاحب نے اِس تعلق میں قیامِ پاکستان کی غرض و غایت پر روشنی ڈال کر ایک نہایت اہم سوال اُٹھایا ہے۔ اس سوال کو ہم انہیں کے الفاظ میں یہاں درج کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"اِسلام نے معاشرہ کی بنیاد افراد کی عظمت و بزرگی، شرف و پاکیزگی، اور صالح عمل پر رکھی ہے۔ اور ایسے افراد کا مجموعہ ہی ایسی تہذیب و تمدن، ثقافت و کلچر کو جنم دے سکتا ہے کہ دُنیا فلاح و بہتری کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ اگر ہم غور کریں تو پاکستان کی طلب و تخلیق کا مدعائے اوّلین یہی تھا اور اسلام نے جس عظیم ترین انسان، صالح ترین فرد، اور عمدہ ترین آدمی بننے کی نشاندہی کی ہے، اُسی کی نمود کے لئے یہ گوشہ حاصل کیا گیا تھا۔ کیا ہم پاکستان میں ایسا معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں؟"

اِس سوال کا جواب انہوں نے مضمون کے آخر میں خود دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ جواب نفی میں ہی ہو سکتا ہے سو ان کا جواب اِس عظیم مقصد کے حصول میں یکسر ناکامی کا ہی آئینہ دار ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"کیا پاکستان جو اسلامی نظریۂ حیات اور ضابطۂ زندگی کے اجراء و قیام کے لئے حاصل کیا گیا تھا اس میں ایسا معاشرہ قائم کرنے کی جدوجہد کی گئی جس کا ہلکا سا خاکہ سطور بالا میں دیا گیا ہے؟ سچ جانیئے . . . ہماری شکست، محرومیوں، ناکامیوں اور شرمناک صورتِ حال کا واحد سبب اس درسِ عمل پر عمل نہ کرنا ہے۔ کسی کی دل آزاری مقصود نہیں لیکن ہم نے حرص و آز، لالچ، خود غرضی، ظاہری نمود و وجاہت کے اَن گنت خداؤں کی پرستش کر کے ملک کے معاملات اور معاشرہ کے چہرے کو مسخ کر دیا۔ ہماری عملی بددیانتی، کینہ پروری، ذاتی اقتدار و اختیار کی ہوس چاہے اس کا تعلق معاشیات و اخلاقیات سے ہو اور چاہے اس کا واسطہ سیاسی امور سے ہو ہماری زندگی کے ہر گوشہ پر سایہ فگن ہے۔"

آخر میں انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر ہم نے صحیح اسلامی معاشرہ قائم کر کے قیامِ پاکستان کے اصل مقصد کو عملاً پورا نہ کیا اور دُنیا کی رہنمائی کے فرض سے ہم یکسر غافل رہے تو پھر ہم خود ہلاک ہُوئے بغیر نہ رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے:۔

"اگر ہم یہ نہیں کرتے تو شاید ہم تاریخ کے ایسے بھیانک اور خطرناک موڑ پر پہنچ جائیں گے جہاں اقوام و ملل بربادی و ہلاکت کے عمیق گڑھے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جاتی ہیں۔"

اس ہولناک انجام سے ڈرانے پر ہی امجد صاحب کا یہ روایتی مضمون ختم ہو جاتا ہے۔ حالانکہ موجودہ افسوسناک صورتِ حال میں جو سب سے بنیادی اور سب سے اہم سوال اُبھر کر سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اسلام ایسا مکمل دین رکھنے اور اسکی لازوال و بے مثال اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی تعلیم اور اس کے دائمی سرچشمے یعنی قرآن مجید ایسی کامل ترین کتاب کے حامل ہونے کے باوجود ہم اس پر عمل پیرا ہونے کی اہلیت سے کیوں محروم ہیں؟ کیوں ہمارے اندر آزمودہ اور مجرب نسخہ کو جو تیر بہدف علاج پر مشتمل ہے استعمال کرنے کی امنگ پیدا نہیں ہوتی؟ آخر کیا سبب ہے کہ ہم تریاق موجود ہونے کے باوجود اسے تو استعمال نہیں کرتے اور جان بوجھ کر مسلسل زہر پھانکتے چلے آ رہے ہیں؟ یہی وہ بنیادی سوال ہے جسے بالعموم اِس قسم کے روایتی مضامین میں نہ اٹھایا جاتا ہے اور نہ اس کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ اگر اس سوال کا صحیح جواب معلوم ہو جائے تو تمام محرومیوں، ناکامیوں اور نامرادیوں کا ازالہ آسان ہو جائے اور ہلاکت کے جس گڑھے کی طرف آج اُمّتِ مسلمہ بڑھی چلی جا رہی ہے اس سے بچتے ہوئے عروج و اقبال کی راہ پر گامزن ہونا چنداں مشکل نہ رہے۔ اِس بنیادی اور اہم ترین سوال کا جواب ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں دیں گے۔ وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ۔

## احمدی نوجوان کے نام

# شاعر کا پیام

تُو فردا کے جہاں کا پیش رَو ہے
تُو کُل کے قافلوں کا ساربان ہے
سُوئے حُسنِ ازل ہے تیری پرواز
تری منزل مقامِ کُن فکاں ہے

ظہورِ نشأۃِ ثانی ہے تجھ سے
حیاتِ تازہ کا تُو ترجماں ہے
نمودِ صُبحِ نَو تیری جبیں سے
ترے خورشید سے روشن جہاں ہے

ترا دستِ عمل صُورت گرِ زیست
تری تدبیر تقدیرِ جہاں ہے
نئے ارض و سما کا حُسنِ تعمیر
ترے افکار میں جلوہ کُناں ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قصص القرآن — اُمّتِ مُسلمہ کے لئے ایک اہم سبق

(سُلطان احمد پیرکوٹی)

(۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور فرمایا:-

نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝

(القصص: ۶، ۷)

ہم نے ارادہ کر رکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس نے ملک میں کمزور کر رکھا تھا اُن پر احسان کریں اور ان کو سردار بنا دیں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث کر دیں اور ان کو ملک میں تمکنت بخشیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ کر دکھائیں جس کا اُن کو خوف لگا ہوا تھا۔

پھر فرمایا:-

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝ ... وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝

(الاعراف: ۱۳۷، ۱۳۸)

جَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ۝

(زخرف: ۵۷)

جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ۝ وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۝

(القصص: ۴۲، ۴۳)

أَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۝

(نازعات)

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ۝ (ہود: ۹۹)

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ط (یونس: ۹۳)

ترجمہ۔ ہم نے اُن سے اُن کی شرارتوں کا بدلہ لیا اور ان کو سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے غفلت برتتے تھے... فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بنا رہے تھے اور جو بلند عمارتیں کھڑی کر رہے تھے ان سب کو ہم نے توڑ دیا ہم نے ان کو ایک گزرا ہوا افسانہ بنا دیا نیز بعد میں آنے والوں کے لئے ایک عبرت کا ذریعہ بھی بنا دیا۔ ہم نے ان کو سردار اور امام بنایا جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی اور اس دُنیا میں بھی ہم نے ان پر لعنت بھیجی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے پکڑ لیا۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ کی آگ میں جا اتاریگا پھر وہ گھاٹ بھی اور اس میں اُترنے والے بھی بُرے ہوں گے۔ اے فرعون! ہم غرق ہونے کے بعد تیری نعش کو بھی محفوظ رکھیں گے تا تُو بعد میں آنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔

اس کے مقابلہ میں

نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝

(الدخان: ۳)

وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝

(صافات: ۱۱۶)

أَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ ۝

(شعراء: ۶۶)

وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

(صافات: ۱۱۷ تا ۱۲۲)

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۔

(الاعراف: ۱۳۸)

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ

(بنی اسرائیل: ۱۰۵)

ترجمہ۔ ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کی طرف سے ملنے والے رسوا کن عذاب سے نجات دی۔ ہم نے موسیٰ اور ہارون اور ان کی قوم کو ایک بڑے غم سے نجات دی۔ ہم نے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو غرق ہونے سے بچا لیا۔ ہم نے ان سب کی مدد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غالب ہو گئے ہم نے ان کو ایک کامل کتاب دی جو تمام احکام کو کھول کھول کر بیان کرتی تھی۔ ہم نے ان دونوں کو سیدھا رستہ دکھایا اور آنے والی قوموں میں ان کے لئے ذکرِ خیر چھوڑا۔ موسیٰ اور ہارون پر ہمیشہ سلامتی رہے۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ہم نے اس قوم کو جن کو ضعیف سمجھا جاتا تھا اس ملک کے مشرقی حصوں کا بھی اور مغربی حصوں کا بھی وارث بنا دیا۔ جسے ہم نے برکت دی تھی اور تیرے رب کا بنی اسرائیل سے کیا گیا وعدہ پورا ہو گیا اسلئے کہ انہوں نے مظالم پر صبر کا نمونہ دکھایا۔ ہم نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل سے کہا اب تم موعود ملک میں جا کر آرام سے رہو۔

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاندین کا سلوک

قرآن کریم میں بیان کردہ انبیاء کرام کے واقعات کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءِ آفرینش سے جتنے انبیاء بھی دنیا میں آئے اُن کے مخاطبین نے اُن کی سر توڑ مخالفت کی۔ انہیں استہزاء اور تعذیب کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah



نشانہ بنایا اس لئے ضروری تھا کہ حضرت ختم الرسل افضل الانبیاء سرور کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی سلوک کیا جاتا جو پہلے انبیاء کرام سے ہوا اور ان واقعات کو بیان کرکے اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو یہ بشارت دی کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تنگی کے بعد کشائش کا زمانہ آئے گا۔ سو تکالیف اور مصائب کے زمانہ کو صبر و تحمل سے برداشت کرو اور اللہ تعالےٰ پر توکل کرو۔ اس کی بشارات پر یقین رکھو اور اس کے فضلوں کے امیدوار رہو۔ تم خدا تعالےٰ کی طرف سے سپرد کردہ مشن کی تکمیل کرتے چلے جاؤ۔ انجام کار فتح تمہیں کو نصیب ہو گی شکست و نامرادی کا منہ مخالفین کو ہی دیکھنا پڑے گا۔

تاریخ اسلام کے اوراق پلٹئے اور دیکھئے کہ قرآن کریم کی بیان کردہ یہ صداقت کیسے پوری ہوئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ابتداء میں قریش مکہ کو پیغام حق پہنچایا تو انہوں نے پہلے تو آپ کے بیکس و بے بس ہونے کی وجہ سے آپ کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ لیکن جب لوگوں کو آپ کی باتوں سے اثر لیتے ہوئے دیکھا تو آپ کو دنیوی لالچ دیکر تبلیغ حق سے باز رکھنے کی کوشش کی اور جب اپنے اس مشن میں ناکام ہوئے تو آپ کو انتہائی تکالیف اور اذیتیں دینی شروع کر دیں آپ کو اور آپ کے ماننے والوں اور بعض حمایتی عزیزوں کا بائیکاٹ کیا اور تین سال کے قریب شعب ابی طالب میں محصور ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس محاصرہ کے ٹوٹنے کے بعد بعض دوسری تدابیر عمل میں لائی گئیں گلیوں میں آپ پر مٹی پھینکی جاتی جن راہوں سے آپ گذرتے ان میں گوکھرو اور کانٹے بکھیرے جاتے نتیجۃً آپ کے پاؤں زخمی ہو جاتے۔ گلے میں پٹکا ڈال کر گلہ گھونٹنے کی کوشش کی گئی۔ قتل کے منصوبے بنائے گئے نماز پڑھتے وقت کمر پر اونٹ کی بچہ دانی اوجھڑی ڈالی۔ آپ طائف میں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں کے بدبخت رہنے والوں نے آپ کے پیچھے لچّے لفنگے اوباش نوجوانوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا گیا اور وہ میلوں آپ پر پتھراؤ کرتے گئے۔ غرض وہ کونسی تکلیف تھی جو آپ کو نہ دی گئی

پھر یہ اذیتیں اور تکالیف آپ کی ذات تک محدود نہ تھیں۔ آپ کے سامنے آپ کے صحابہؓ کو بھی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا غریب مومنوں پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے گئے۔ صدہا صحابہ کو صرف اس قصور کی بناء پر شہید کر دیا گیا کہ وہ خدا تعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آئے تھے۔ عورتوں کو بے دردانہ طریقوں سے موت کے گھاٹ اتارا گیا مردوں کی ٹانگیں چیر چیر کر انہیں مار ڈالا گیا۔ غلاموں کو تپتی ریت پر اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا گیا اس حد تک کہ ان کے چمڑوں کی شکلیں بدل گئیں وہ حیوانی چمڑے بن گئے۔

تاریخ نے ان مظالم کی بعض روح فرسا مثالیں پیش کی ہیں۔ حضرت بلالؓ غلام تھے۔ ان کا مالک انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر چھاتی پر پتھر رکھ دیتا یا اوباش لونڈوں کو آپ کی چھاتی پر کودنے کیلئے مقرر کر دیتا اور آپ کو لات و عزیٰ کی عظمت کا اقرار کرنے پر مجبور کرتا مگر آپ اس حالت میں بھی احد احد پکارتے چلے جاتے۔

حضرت فکیہہؓ کو صفوان بن امیہ گرم ریت پر برہنہ لٹا دیتا۔ آپ کے سینہ پر پتھر رکھ دیتا یہاں تک کہ آپ کی زبان منہ سے باہر نکل آتی۔ حضرت صہیبؓ کو مار مار کر بیہوش کر دیا جاتا اور بالآخر ان کی ساری پونجی لوٹ لی گئی۔ اور تنگ آکر ہجرت کر جانے پر مجبور کر دیا گیا۔ حضرت یاسرؓ مار کھاتے کھاتے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ حضرت سمیہؓ کو ابوجہل نے ران پر اس طرح نیزہ مارا کہ وہ پیٹ تک چلا گیا۔ اور آپ نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ کے بیٹے عمارؓ کو طرح طرح کی اذیتوں کا تختہ مشق بنایا گیا حضرت زنیرہؓ کو ابوجہل نے اس قدر مارا کہ آپ کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو آپ کا چچا رسیوں سے باندھ کر مارتا حضرت زبیر بن العوامؓ کو ان کا چچا چٹائی میں لپیٹ دیتا اور نیچے سے دھواں دیتا۔ حضرت عثمان بن مظعون کی آنکھ تھپڑ مار کر ضائع کر دی گئی۔

کفار کے یہ مظالم انسانی طاقت سے بالا تھے ان کی تاب نہ لا کر بعض صحابہؓ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ بدبخت کفار نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور انہیں وہاں سے نکلوانے کی کوشش کی۔ کچھ عرصہ بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باقی صحابہؓ کو مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کا ارشاد فرمایا اور خود بھی وطن کو اپنے لئے تنگ دیکھتے ہوئے الٰہی ارشاد کے ماتحت مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ کفار مکہ نے پہلے تو مدینہ کے یہود اور منافقوں کو اکسایا اور پھر ظاہری ہتھیار لے کر آپ پر بار بار حملہ آور ہوئے۔

غرض صحابہؓ کا یہ ایثار پیشہ گروہ اسلام کے پودا کی آبیاری کرتا چلا گیا انہوں نے اس پودا کو اپنے خون سے سینچا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ گلیاں کوچے ان کے خون سے سرخ ہو گئے۔ مگر وہ صبر و استقامت کے پہاڑ بنے رہے ان تمام مصائب کو انہوں نے دلی انشراح اور محبت سے برداشت کیا۔ ان کی صابرانہ اور عاجزانہ روش سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا شکار سمجھ لیا۔ لیکن اس سب کارروائی کے باوجود حق کی آواز دب نہ سکی وہ دیار و امصار میں پھیلتی چلی گئی۔ لوگ پہلے ایک ایک کر کے اور پھر گروہ در گروہ اس پاک جماعت میں شامل ہوتے چلے گئے اور تاریخ شاہد ہے کہ اسلام چند سالوں میں جزیرہ عرب سے نکل کر نہ صرف ایشیا کے کئی ایک ممالک میں پھیل گیا بلکہ وہ افریقہ کے براعظم تک پہنچ گیا۔ مظلوموں کی قربانیاں رنگ لائیں حق کا بول بالا ہوا۔ دشمن نہ صرف ناکامی و نامرادی اور ذلت کی موت مرے۔ بلکہ ان کی اولادیں اسلام کے سایہ تلے آگئیں اور اس طرح ان کا کوئی نام لیوا اس دنیا میں نہ رہا۔

پس قرآن کریم کے بیان کردہ قصص میں امت مسلمہ کے لئے بیشمار سبق ہیں اور جماعت احمدیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی جماعت ہے اسے ان اسباق کو ہر دم پیش نظر رکھنا چاہیئے غلبہ اسلام کی عظیم مہم اس کے سپرد کی گئی ہے اور اس مہم کو سر کرنے کے لئے بے شمار قربانیوں کی ضرورت ہے یہ قربانیاں مالی بھی ہو سکتی ہیں۔ جانی بھی ہو سکتی ہیں اور جذبات سے متعلق بھی ہو سکتی ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالےٰ اب چاہتا ہے"

(فتح اسلام ص۱۵ تا ۱۷)

جماعت اگر غلبہ اسلام کے لئے بشاشت سے قربانیاں پیش کرتی چلی گئی اور افراد جماعت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ان تمام آزاروں، دکھوں اور مصائب کو صبر و استقامت کے پہاڑ بنے برداشت کرتے چلے گئے جو اس راہ میں انہیں پیش آئینگے تو بالآخر وہ اپنے مقصد کو پالیں گے کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومیگی وہ خدا تعالےٰ کے سپرد کردہ مشن کو پورا کر کے قیامت کے دن اپنے خالق و مالک کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ اپنے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا سر اونچا ہو گا۔ اور وہ ان تمام نعماء کے وارث ہونگے جن کا وعدہ خدا تعالےٰ نے ان سے فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا تھا۔ ؎

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال
کو بڑھاتی اور تزکیہ
نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن کریم کے کمالاتِ عالیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صُحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نہیں نکال سکتا جو پہلے ہی سے اس میں نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی بُرہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر نہیں ڈال سکتی جیسے قوی اور پُربرکت اثر لاکھوں دِلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸ حاشیہ)

قرآن پاک کے کمالاتِ عالیہ کا علم حاصل کرنے اور اس سے استفادہ کے لئے پوری توجہ اور تدبر سے قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اپنے اس فرض کو شوق سے ادا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

---

# اعلان برائے توجہ عہدیداران ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کی تمام سیکرٹریوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی سالانہ رپورٹ مندرجہ ذیل امور کو مدِّنظر رکھ کر تیار کریں اور جلد از جلد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ارسال کریں۔

## قصبات اور شہر کی ناصرات:۔

ممبرات کی صحیح تعداد۔ اجلاس کی تعداد۔ کارروائی اجلاس بہت مختصر۔ چندہ ممبری اور چندہ وقفِ جدید کا بجٹ اور ادائیگی نصاب کتنی ممبرات کو ختم کروایا گیا۔ تعلیم قرآن اور ۱۷ آیات۔ سورۃ بقرہ نیز "یاد رکھنے کی باتیں" کے مفصل رپورٹ تسبیح تحمید، الحمد شریف، دعائیں اور نفلی روزہ رکھنے پر کس حد تک عمل درآمد کیا گیا۔ چندہ صد سالہ جوبلی کے وعدے، پانچ نکاتی پروگرام کے بارے میں مساعی کا ذکر ہو۔

متفرق امور یعنی خدمت خلق، دستکاری، خانہ داری، فرسٹ ایڈ وغیرہ۔

## دیہاتی ناصرات:۔

ناصرات کی صحیح تعداد۔ سال بھر میں اجلاس کی تعداد اور مختصر کارروائی، تعلیم قرآن کی مفصل رپورٹ، ۱۷ آیات سورۃ بقرہ یاد کرنے والی ناصرات کی تعداد۔ نماز سادہ اور باترجمہ یاد کرنے والی ناصرات کی تعداد۔ تسبیح تحمید، دعائیں پڑھنے، نفلی روزہ رکھنے نیز چندہ صد سالہ جوبلی کے وعدوں کی رپورٹ۔

علاوہ ازیں خدمتِ خلق، خانہ داری وغیرہ۔ چندہ ممبری اور چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

**ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ اور وقت پر پہنچانا مجالس انصار اللہ کا اہم فرض ہے۔**

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---


**تھوک کپڑے کی مشہور دوکان**

**"مسعود کلاتھ ہاؤس"**

**شیخ عبد الرحیم۔ مسعود احمد**

بلال مارکیٹ دوکان ۱/۱۰، گول کچہری چنیوٹ۔ لائلپور


خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ یہ چٹ نمبر آپ کے نام سے پہلے دیا جاتا ہے۔ نیز دفتری امور سے متعلق مینیجر الفضل کو یاد فرماویں۔ (مینیجر الفضل)


(۱۷) **پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج** (۱۷)

مکرم جناب سید کمال یوسف صاحب سابق مبلغ ڈنمارک نے لکھا۔ "خاکسار کو ایسے درد سے جو آٹھ نو ماہ سے تھی خدا کے فضل سے (پینز) .PAINSCURE کے استعمال سے مکمل صحت ہو گئی"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں مثلاً آنکھوں کے موتیا کے لئے کیٹریکٹ کیور وغیرہ۔

فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے۔

کیور ٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷


# تقرر مجلس عاملہ برائے سال ۵۴-۱۳۵۳ ہش / ۷۵-۱۹۷۴ء

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہو گیا ہے۔ جملہ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ نئے سال کے لئے اپنی عاملہ جلد تجویز کر کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ جب تک نئے عہدیداران کی منظوری مرکز سے موصول نہ ہو پہلے عہدیداران اپنے شعبہ کا کام کرتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

# دعائے مغفرت

میری نہایت ہی پیاری بھانجی زاہدہ پروین مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات صبح ساڑھے دس بجے اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے ہم سب کو داغِ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

عزیزہ بہت خوبیوں کی مالک تھی۔ امسال بی۔ اے پاس کیا تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ پورا رمضان شریف اُس نے عبادت، ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن مجید میں گزارا۔ وفات کے روز بھی تہجد کی نماز پڑھی۔ سب کے لئے سحری تیار کی۔ ساڑھے دس بجے دن وفات پا گئی۔ رات کو مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔

۱۸ اکتوبر کی صبح کو عید کی نماز سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو عام قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُس کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

یہ بچی مکرم بشیر احمد صاحب کوثر صدر جماعت احمدیہ حلقہ راج گڑھ لاہور کی لڑکی اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد کی نواسی تھی۔ عزیزہ کے ایک ماموں مکرم ملک منصور احمد صاحب شاہد جرمنی میں خدمتِ اسلام بجا لا رہے ہیں۔

(خاکسار ملک رشید احمد طیب۔ بہاولپور)

---

# درخواستِ دعا

بندہ کی بائیں آنکھ کا کالے موتیا کا اپریشن ۲۴ اگست کو ہوا تھا۔ اب دوبارہ اسی آنکھ کا سفید موتیا کا اپریشن ۲۸ اکتوبر کو لاہور میں ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم یہ اپریشن بھی کامیاب فرمائے۔

(احقر عبد الرحمٰن صابر گوجرانوالہ)

---

**قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ اپنا بجٹ ضرور برضرور مکمل ادا کر دیں۔** (مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



آئینۂ ایام:-

# آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• محمد علی نے اعزاز دوبارہ حاصل کرلیا

کنشاسا (زائرے، کانگو) ۳۰ راکتوبر
ممتاز ہیوی ویٹ باکسر محمد علی نے آج کنشاسا میں اپنے حریف جارج فورمین کو آٹھویں راؤنڈ میں ناک آؤٹ کرکے سات سال بعد عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن کا اعزاز دوبارہ حاصل کرلیا۔ جارج فورمین کے ساتھ یہ مقابلہ پندرہ راؤنڈ میں ختم ہونا تھا۔ محمد علی کو سات سال قبل ویت نام کی جنگ کے لئے فوج میں بھرتی ہونے سے انکار پر عالمی چیمپئن کے اعزاز سے محروم کر دیا گیا تھا جو انہوں نے ٹونی لسٹن کو ہرا کر حاصل کیا تھا۔ آج محمد علی کے جاندار مکّوں نے جارج فورمین کا بھرکس نکال دیا اور وہ اپنے ہوش و حواس بجا نہ رکھ سکا۔ ہیوی ویٹ باکسنگ کی تاریخ کے اس اہم مقابلہ میں محمد علی ہر راؤنڈ میں اپنے حریف پر چھائے رہے۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۳۱ اکتوبر ۷۴ء صا)

• نیا خطیب مقرر کرنے کا شاخسانہ

ہری پور ہزارہ ۳۰ راکتوبر۔ ہری پور شہر میں دو بھائیوں محمد طاہر اور ماشاء اللہ کو محمود نامی ایک نوجوان اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی بے دردی کے ساتھ چاقوؤں کے وار کرکے زخمی کر دیا۔ ایک بھائی ماشاء اللہ جس کی عمر ۱۶ سال بتائی ہے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے سول ہسپتال ایبٹ آباد میں انتقال کر گیا۔ دوسرے بھائی محمد طاہر کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ جامع مسجد فوارہ والی ہری پور کے خطیب مولوی شاہ رحمان کو خطابت سے الگ کرنے اور ان کی جگہ نیا خطیب مقرر کرنے پر اہلِ محلہ کے دو گروپوں میں جھگڑا چل رہا تھا۔ باہمی مخاصمت نے بالآخر تصادم کی صورت اختیار کی اور یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ (روزنامہ "مساوات" لاہور ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• دو بسوں میں ٹکر۔ ایک ہلاک۔ چار زخمی

میلسی ۳۰ راکتوبر۔ یہاں سے ۲۵ میل دور ٹبہ سلطان کے قریب دو بسوں کے درمیان تیز رفتاری کے مقابلہ کی وجہ سے ایک شخص ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ دونوں بسیں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں اس کے نتیجہ میں ایک بوڑھی عورت ہلاک ہو گئی نیز تین مرد اور ایک عورت کو شدید چوٹیں آئیں۔ (مساوات ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• بس کی زد میں آکر ہلاک

کھاریاں ۳۰ راکتوبر۔ موضع علی چک کے قریب جی ٹی روڈ پر موضع چک مال کا محمد فیروز ایک تیز رفتار بس نمبر اے جی ۳۱۵ ۴ کے نیچے آکر ہلاک ہو گیا۔ ڈرائیور نے بس سے اتر کر راہِ فرار اختیار کی اور روپوش ہو گیا۔

(مساوات ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• دو ٹرکوں میں تصادم۔ دو زخمی

کھاریاں ۳۰ راکتوبر۔ دھامہ روڈ اور جی ٹی روڈ کے درمیان ایک تیز رفتار ٹرک جی اے ۴۳۳۱ نے سڑک پر کھڑے ایک ٹرک کو ٹکر ماری اس حادثہ میں ڈرائیور عابد حسین اور کلینر منور شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس نے ٹرک ڈرائیور عابد حسین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔

(مساوات ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• تین افراد کا بہیمانہ قتل

صادق آباد ۳۰ راکتوبر۔ صادق آباد سے قریباً انیس میل دور تھانہ کوٹ سبزل میں نو مسلح افراد نے تین افراد کو گولیوں کا نشانہ بنا کر انہیں ایک جھونپڑی میں ڈال دیا اور پھر اس جھونپڑی کو آگ لگا دی۔ پولیس نے آٹھ ملزموں کو گرفتار کرلیا ہے۔ ایک ملزم فرار ہے۔

(مساوات ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• معمولی بات پر بھاوجہ کو ہلاک کر دیا

چک جھرہ ۳۰ راکتوبر۔ موضع خانکی کے ایک شخص یونس نے اپنی بھاوجہ حمیداں سے کپڑے دھونے کو کہا اس نے کپڑے دھونے سے انکار کر دیا اس پر یونس نے لاٹھیاں مار مار کر حمیداں کو ہلاک کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کرکے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

(مساوات ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• سائیکل چلاتے ہوئے گر کر ہلاک

بہاولپور ۳۰ راکتوبر۔ گلزارِ صادق کے قریب ایک شخص سائیکل چلاتے ہوئے اچانک گر کر جاں بحق ہو گیا۔ پولیس نے رپورٹ درج کرکے لاش پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دی ہے۔ خیال ہے سائیکل سوار حرکتِ قلب بند ہونے سے گر پڑا تھا۔

(مساوات ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۲)

• خسر کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا

لائلپور ۳۰ راکتوبر۔ گزشتہ روز تھانہ رجانہ کے چک ۲۵۸ گ ب میں ایک شخص نے محض غصّہ کی بناء پر اپنے خسر محمد اسلم کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" ۳۱ راکتوبر ۷۴ء صا۸)

# "نوائے وقت" کی ایک جھوٹی خبر اور اس کی پُرزور تردید

آجکل بعض مخصوص عناصر کی طرف سے اسلام کے مقدس نام پر جماعتِ احمدیہ کے خلاف اس دھڑلّے سے جھوٹ بولا جا رہا اور اس کی اشاعت کی جا رہی ہے کہ الامان و الحفیظ۔ اس شرمناک جھوٹ کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ بعض مخلص احمدیوں کے متعلق اس قسم کی خبریں بکثرت شائع کی جا رہی ہیں کہ نعوذ باللہ انہوں نے احمدیت سے توبہ کرلی ہے۔ اسی ضمن میں روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے ۲۸ راکتوبر ۷۴ء کے شمارہ میں مکرم شمس الدین صاحب سیال صدر جماعتِ احمدیہ بورے والا ضلع ملتان اور مکرم عبدالوہاب صاحب کے متعلق یہ جھوٹی اور بے بنیاد خبر شائع کی کہ وہ بھی نعوذ باللہ احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں۔ اس پر مکرم شمس الدین صاحب نے ایڈیٹر "نوائے وقت" کو ایک خط ارسال کرکے مطالبہ کیا کہ وہ اس جھوٹی خبر کی تردید اپنے اخبار میں شائع کریں۔ اس پر "نوائے وقت" نے اپنے ۳۱ اکتوبر کے شمارہ میں ایک نہایت مختصر خبر میں اس کی پھسپھسی سی تردید شائع کرکے بہت دبے الفاظ میں اپنے جھوٹ کا اقرار کیا ہے۔ مکرم شمس الدین صاحب سیال نے ایڈیٹر نوائے وقت کو جو خط ارسال کیا تھا وہ ہم من وعن ذیل میں شائع کر رہے ہیں:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرم ایڈیٹر صاحب روزنامہ نوائے وقت لاہور — السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کے اخبار مورخہ ۲۸ میں میرے اور عبدالوہاب کے متعلق ایک ایسی خبر چھپی ہے جس سے یہ تاثر دینا مقصود ہے کہ ہم نے نعوذ باللہ احمدیت سے توبہ کرلی ہے۔ یہ خبر بدنیتی اور بددیانتی پر مبنی ہے ہم خدا کے فضل سے بدستور احمدی ہیں۔ آپ کا اخلاقی فرض ہے کہ اس خبر کی تردید نمایاں طور پر اپنے اخبار میں شائع کریں اور اپنے نمائندہ کے خلاف کارروائی کریں جس نے یہ غلط خبر بھیجی ہے ورنہ ہم قانونی چارہ جوئی کریں گے۔ اگر آپ یا آپ کا نمائندہ یا نامہ نگار یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس قسم کی جھوٹی بے بنیاد خبریں چھپوا کر اسلام کی کوئی خدمت کر رہا ہے تو ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خاکسار شمس الدین سیال (مولوی فاضل)
صدر جماعتِ احمدیہ بورے والا ضلع ملتان

## درخواستِ دعا

(۱) کلثوم بیگم بنت خان بہادر دلاور خاں مرحوم آف پشاور کا ۲۴ راکتوبر کو [illegible] کا اپریشن ڈاکٹر جمال نے کراچی جناح ہسپتال میں کیا ہے۔ عزیزہ کلثوم بیگم کو عرصہ سے ناک میں سے کثرت سے پانی بہتا تھا۔ ڈاکٹر جمال نے ٹیسٹ کرکے بتایا کہ برین میں انفیکشن ہے لہٰذا اپریشن تجویز ہوا جو خدا کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۴ راکتوبر کو ہو گیا ہے۔ مریضہ خدا کے فضل سے ٹھیک ہے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کلثوم بیگم کو ہسپتال سے بخیریت گھر واپس لائے۔ آمین

آجکل میرا بلڈ پریشر ہائی ہے ہاتھ سوجاتے ہیں بڑی تکلیف محسوس کرتی ہوں۔ میرے لئے بھی تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعائے صحت فرمائیں۔

(بیگم کرامت ۶/۷ بی ایم سی ایچ ایس بلاک ۷، اینڈ کراچی ۸)

(۲) میرے خاوند عزیز احمد شاہ زیروی جڑانوالہ عرصہ سے رعشہ کی تکلیف سے بیمار ہیں آجکل موسم کے تبدیل ہونے پر تکلیف زیادہ ہے نیز ان کی بڑی ہمشیرہ بشیر اختر زیروی بھی عرصہ تین ماہ سے ٹانگوں پر فالج ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(اہلیہ عزیز احمد شاہ زیروی جڑانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴